حیات النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا عقیدہ

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:FSD-8947 تاریخ:22-09-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم زندہ ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

تمام انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام اور خصوصا حبیبِ کِردگار احمد مختار محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی وفات کے بعد حیات پر امت مُسْلِمَہ کا اِجماع رہاہے اور علمائے امت نے اس موضوع پر مستقل رسائل تحریر فرمائے ہیں، البتہ ماضی قریب کے کچھ اَفراد نے اس مسئلے کو بھی اختلافی بنانے کی کوشش کی ہے اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی طرف منسوب کرکے یہاں تک کہہ دیا کہ "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" حالانکہ یہ کسی بھی حدیث میں نہیں آیا، بلکہ بذاتِ خود نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے وفات کے بعد حیات کا اور مٹی کا اجسادِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو نہ کھانے کا ذکر فرمایا۔ وفات کے بعد حیاتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بکثرت آیات، احادیث اور اقوالِ علماء موجود ہیں، جن میں سے فقط چند ایک درج ذیل ہیں۔

حیات النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ثبوت پر آیات و تفاسیر:

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:﴿وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں، انہیں مُردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں۔ ہاں تمہیں خبر نہیں۔" (پارہ2، سورۃ البقرہ، آیت154)

مشہور مفسر قرآن علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:"ان الموت ليس بعدم محض، وإنما هو انتقال من حال إلى حال، و يدل على ذلک: أن الشهداء بعد قتلهم وموتهم أحياء عند ربهم يرزقون، فرحين مستبشرين، وهذه صفة الأحياء في الدنيا وإذا كان هذا الشهداء، كان الأنبياء بذلک أحق وأولى مع أنه قد صح عن النبي صلى الله عليه وسلم أن الأرض لا تأكل أجساد الأنبياء وأن النبي صلى الله عليه وسلم قد اجتمع بالأنبياء ليلة الإسراء في بيت المقدس، وفي السماء وخصوصاً بموسى" ترجمہ: موت محض نابُود ہونے کا نام نہیں، بلکہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونے کا نام ہے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ شہداء اپنے قتل اور موت کے بعد زندہ ہوتے ہیں، اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں، شاد و مسرور ہوتے ہیں اور یہی دنیا میں زندوں کی صفت ہے اور جب شہداء کا یہ حال ہے، **تو انبیاء** علیھم السلام **زندہ ہونے میں ان سے بڑھ کر ہیں**، اور اس کے ساتھ ساتھ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے صحیح حدیث میں مروی ہے:"بے شک زمین انبیاء علیھم السلام کے اَجسام کو نہیں کھاتی اور بے شک نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم بیت المقدس اور آسمانوں پر انبیاءعلیھم السلام کے ساتھ جمع ہوئے، بالخصوص حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ۔ **(التذكرة باحوال الموتى وامور الآخرة، ج1، ص459، 460، مطبوعہ ریاض)**

مفسرِ قرآن قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:"بل حيوة الانبياء اقوى منهم واشد ظهورا اثارها فى الخارج حتى لا يجوز النكاح بازواج النبى صلى الله عليه وسلم بعد وفاته بخلاف الشهيد" ترجمہ: بلکہ **انبیاء** علیھم السلام **کی حیات** شہداء کی حیات سے زیادہ قوی ہے اور اس کے آثار خارج میں زیادہ ظاہر ہیں، یہاں تک کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی ان کی ازواج سے نکاح کرنا، جائز نہیں، بر خلاف شہید کے (کیونکہ شہید کی وفات کے بعد اس کی بیوہ سے نکاح جائز ہے)۔

(تفسیر مظھری، سورۃ البقرۃ، ج1، ص152، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:"حيات نبينا صلى الله عليه وسلم اكمل واتم من حيات سائرهم عليهم السلام" ترجمہ: ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دیگر (سارے) انبیائے کرام

علیہم السلام کی حیات سے زیادہ اکمل واتم ہے۔

(تفسیر روح المعانی، سورۃ الاحزاب، ج 11، ص 216، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

تفسیر روح البیان میں ہے: ”ان حیاۃ الأنبیاء حیاۃ دائمۃ فی الحقیقۃ ولا یقطعھا الموت الصوری فانہ انما یطرأ علی الأجساد بمفارقۃ الأرواح مع ان أجسادھم لا تأکلھا الأرض فھم بمنزلۃ الاحیاء من حیث الأجساد ایضا“ ترجمہ: انبیاء علیہم السلام کی زندگی حقیقت میں ہمیشگی والی زندگی ہوتی ہے (اور) موتِ صوری ان کی زندگی کو ختم نہیں کرتی، کیونکہ موتِ صوری روحوں کے جسموں سے جدا ہونے کی وجہ سے جسموں پر طاری ہوتی ہے، جبکہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو زمین نہیں کھاتی، تو انبیاء کرام علیہم السلام اجسام کے لحاظ سے زندہ لوگوں کے درجہ میں ہوئے۔ **(تفسیر روح البیان، ج 8، ص 418، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)**

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: ﴿وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ﴾ ترجمہ: کنز العرفان: ”اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہر گز انہیں مُردہ نہ خیال کرنا، بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں۔“ **(پارہ 4، سورہ آل عمران، آیت 169)**

اس آیت کے تحت علامہ ابن رجب دمشقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”فإن حیاۃ الأنبیاء أکمل من حیاۃ الشھداء بلا ریب فیشملھم حکم الأحیاء أیضا“ ترجمہ: بلا شبہ انبیاء علیہم السلام کی زندگی شہداء کی زندگی سے زیادہ کامل ہے، لہٰذا (انبیاء علیہم السلام کی ظاہری وفات کے بعد) انبیاء علیہم السلام کو زندہ لوگوں والا حکم ہی شامل ہوگا۔ **(تفسیر ابن رجب، ج 1، ص 269، مطبوعہ دار العاصمۃ المملکۃ العربیۃ)**

حیات النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ثبوت پر احادیث:

سنن ابوداؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، سنن دارمی، سنن کبریٰ للبیہقی، سنن کبریٰ للنسائی، مسند احمد بن حنبل، مصنف ابن ابی شیبہ، اور صحیح ابن حبان میں ہے، واللفظ للاول: ”قال رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اکثروا علی من الصلوۃ فیہ فان صلاتکم معروضۃ علی: قالوا: وکیف تعرض صلاتنا علیک

وقدارمت،فقال ان اللہ عزوجل حرم علی الارض اجساد الانبیاء "ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مجھ پر کثرت کے ساتھ جمعہ کے دن درود پڑھو، کیونکہ تمہارا دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، صحابہ نے عرض کیا کہ ہمارا دُرود کیسے آپ پر پیش ہو گا، حالانکہ آپ تو ظاہری وصال فرما چکے ہوں گے ؟ تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالی نے زمین پر انبیاء (علیہم السلام) کے اَجسام کھانا حرام کر دیا ہے۔ **(سنن ابوداؤد، کتاب الصلوۃ ج1، ص158، مطبوعہ لاھور)**

سنن ابن ماجہ، مشکوۃ المصابیح اور جامع الاحادیث میں ہے، واللفظ لسنن ابن ماجہ: "عن ابی درداء رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم: اکثروا الصلوۃ علی یوم الجمعۃ فانہ مشھود تشھدہ الملٰئکۃ وان احدا لن یصلی علی الا عرضت علی صلوۃ حتی یفرغ منھا قال قلت وبعد الموت؟ قال وبعد الموت ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق "ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے دن دُرودِ پاک کی کثرت کرو کہ یہ یومِ مشہود ہے، اس روز فرشتے آتے ہیں اور جو کوئی بھی مجھ پر دُرود پڑھتا ہے، تو اس کے فارغ ہونے سے پہلے مجھ پر پیش کر دیا جاتا ہے، (راوی نے) عرض کی اور (آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی) وفات کے بعد (بھی ایسا ہو گا؟) فرمایا: اور وفات کے بعد (بھی ایسا ہو گا) کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا، پس اللہ عزوجل کا نبی زندہ ہے، رزق دیا جاتا ہے۔ **(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ، ص118، مطبوعہ کراچی)**

جامع الصغیر، جامع الاحادیث، جمع الجوامع، فیض القدیر، مجمع الزوائد، مسند بزار اور مسند ابی یعلی میں ہے، واللفظ لمسند ابی یعلی: "عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون "حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

(مسند ابی یعلی الموصلی، ج03، ص379، مطبوعہ علوم القرآن، بیروت)

صحیح مسلم، سنن نسائی، مسند احمد، مسند ابی یعلی، مصنف عبد الرزاق، صحیح ابن حبان اور المعجم الکبیر میں ہے، واللفظ للمسلم:"عن أنس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: مررت علی موسی وھو قائم یصلی فی قبرہ" ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں موسی علیہ السلام کی قبر سے گزرا، تو وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ (الصحیح لمسلم، باب من فضائل موسی، ج02، ص268، مطبوعہ کراچی)

حیات النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے ثبوت پر اَقوالِ علماء:

مذکورہ بالا حدیث کے تحت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں:"قال الشیخ بدر الدین بن الصاحب فی مؤلف لہ فی حیاۃ الانبیاء: ھذا صریح فی اثبات الحیاۃ لموسی فی قبرہ فانہ وصفہ بالصلوۃ وانہ قائم ومثل ذلک لا یوصف بہ الروح وانما یوصف بہ الجسد وفی تخصیصہ بالقبر دلیل علی ھذا فانہ لو کان من اوصاف الروح لم یحتج.....لتخصیصہ بالقبر" ترجمہ: شیخ بدر الدین بن صاحب نے اپنی تالیف "حیاۃ الانبیاء" میں فرمایا: یہ حدیث حضرت موسی علیہ السلام کی قبر میں حیات (کو ثابت کرنے) کے بارے میں صریح ہے، کیونکہ اس میں نبی علیہ الصلاۃ و السلام نے موسی علیہ السلام کو نماز پڑھنے کے ساتھ موصوف کیا ہے کہ وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور اس (کھڑے ہو کر نماز پڑھنے) کے ساتھ صرف روح کو موصوف نہیں کیا جاسکتا، بلکہ اس (وصف) کے ساتھ تو جسم کو موصوف کیا جاتا ہے اور قبر کی تخصیص بھی اس پر دلیل ہے کہ اگر یہ صرف روح کے اوصاف میں سے ہوتا، تو قبر کی تخصیص کے ساتھ حجت نہ پکڑی جاتی۔

(زھر الربی شرح سنن النسائی المجتبی، ج01، ص243، مطبوعہ کراچی)

علامہ ابو داؤد بن سلیمان بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی لکھتے ہیں:"والحاصل ان حیاۃ الانبیاء ثابتۃ بالاجماع" ترجمہ: اور حاصلِ کلام یہ ہے کہ انبیاء کی حیات اجماعِ امت سے ثابت ہے۔

(المنحۃ الوھبیۃ، ص06، مطبوعہ استنبول)

شیخ الاسلام امام احمد رضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں:"فانھم صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیھم

طیبون طاھرون احیاء واموا تابل لاموت لھم الا آنیا تصدیقا للوعد ثم ھم احیاء ابدا بحیاۃ حقیقۃ دنیاویۃ روحانیۃ جسمانیۃ کما ھو معتقد اھل السنۃ والجماعۃ ولذا لا یورثون و یمتنع تزوج نسائھم صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیھم "ترجمہ: حضرات انبیاء صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیھم حیات و ممات ہر حالت میں طیب و طاہر ہیں، بلکہ ان کے لیے موت اللہ تعالیٰ کے وعدہ کی تصدیق کے لیے ایک لمحہ کو آتی ہے، پھر وہ ہمیشہ کے لیے حیاتِ حقیقی دنیاوی، روحانی و جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں، جیسا کہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے۔ اسی لیے کوئی ان کا وارث نہیں ہوتا اور ان کی عورتوں سے کسی کا نکاح کرنا بھی منع ہے صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیھم۔"

(فتاوی رضویہ، ج03، ص404، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

شیخ الاسلام امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اس خوب صورت دلیل کو عمدہ پیرائے میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کی ازواج کو جائز ہے نکاح
اس کا ترکہ بٹے جو فانی ہے

یہ ہیں حَیّ (زندہ) ابدی ان کو رضا
صدقِ وعدہ کی قضا آنی ہے

واللہ اعلم عزوجل و **رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر عطاری قادری

25صفر المظفر1444ھ/22ستمبر2022ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

دار الافتاء اہلسنت المفتی darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے